روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ ہفتہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۲۵ ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۲۵ مئی ۱۹۹۱ء نمبر ۱۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی پیشگوئی کا پورا ہونا

(عیسائی اقوام کو مائدہ عطا ہونے کی قرآنی دعا کے بارے میں فرمایا)

"دو ہزار سال پہلے کوئی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس طرح حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو اتنا بڑا رزق عطا کیا جائے گا اور اتنا وسیع دستر خوان ان کے لئے اتارا جائے گا۔ چودہ سو سال پہلے جب قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی، کوئی وہم وگمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ عیسائی آخر دنیا میں کس طرح حاوی ہو جائیں گے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ کی نگاہ انسانِ مخلص کے دل کے ایک نقطہ پر ہوتی ہے جسے وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کی خاطر وہ خوش دلی سے ہر صعوبت، مکروہ کو برداشت کر لے گا۔ یہ ضرور نہیں کہ کوئی بڑی بڑی مشقتیں کرے اور دائم حاضر باش رہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خاکروب ہمارے مکان میں آکر بڑی تکلیف اٹھاتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے ہمارا ایک بڑا معزز مخلص دوست وہ کام نہیں کر سکتا، تو کیا ہم اپنے وفادار احباب کو بے قدر سمجھیں اور خاکروب کو معزز و مکرم خیال کریں۔ بعض ہمارے ایسے بھی احباب ہیں جو مدتوں کے بعد تشریف لائے ہیں اور انہیں ہر وقت ہمارے پاس بیٹھنا میسر نہیں آتا، مگر ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کے دلوں کی بناوٹ ایسی ہے اور وہ اخلاص و مودت سے ایسے خمیر کئے گئے ہیں کہ ایک وقت ہمارے بڑے بڑے کام آسکتے ہیں۔ نظامِ قدرت میں بھی ہم ایسا ہی دیکھتے ہیں کہ جتنا شرف بڑھ جاتا ہے، محنت اور کام ہلکا ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۴)

"سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جائے۔ کیونکہ پہلے مضامین اس بارہ میں کافی ثابت نہیں ہوئے۔ دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا ہے اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اُتار دیتا ہے، ویسے ہی مستدعی کی حالتِ زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقدِ ہمت بن جائے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۵)

نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی کا موجب ہے کہ عزیزہ مکرمہ عطیۃ القدوس قانتہ صاحبہ بنت محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ حال نظارت اشاعت نے میٹرک کے امتحان میں ۸۵۰/۷۵۳ نمبر حاصل کرکے ضلع جھنگ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبہ ہے۔

عزیزہ نہایت ذہین طالبہ ہے۔ اس سے قبل وہ پرائمری اور مڈل کے امتحانات میں بھی ضلع جھنگ میں اوّل پوزیشن حاصل کر چکی ہے۔ جبکہ مڈل میں بورڈ میں بھی اس کی تیسری پوزیشن تھی۔ تعلیم کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیوں میں ڈویژنل سطح کے فی البدیہہ تقریری مقابلے میں اوّل پوزیشن، اقبالیات کے تقریری مقابلے میں ڈویژنل سطح پر تیسرا انعام حاصل کیا اور اس کے علاوہ عزیزہ سکول کی سٹوڈنٹ یونین کی صدر اور سیکرٹری بھی رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے عزیزہ موصوفہ کو بیش از بیش کامیابیاں عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے نفسِ امّارہ کو پامال کرنا ضروری ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"بعض انسان اپنے دماغ کا استعمال چھوڑ دیتے ہیں پھر انہیں کوئی بات سمجھ ہی نہیں آسکتی۔ یہاں (حضرت بانی سلسلہ) کا پرانا خادم پیرا ہوتا تھا۔ اس کو باوجود کئی دفعہ سمجھانے کے بھی مذہب کی اتنی سمجھ نہ آئی کہ ہوتا کیا ہے۔ لیکن ایسے آدمیوں کے مقابلہ میں وہ بھی ہوتے ہیں جو اپنے جان و مال۔ عزت و آبرو۔ خویش و اقارب تک کو چھوڑ دیتے ہیں مگر اپنے تک شیطان کا ہاتھ نہیں آنے دیتے۔ ان سے شیطان ناامید ہو جاتا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح میں ان کا شیطان بھی مسلمان ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ درمیانی حد کو عبور کر چکے ہوتے ہیں۔ انسان کے اندر کبھی ملائکہ نیکی کی تحریکیں کرتے ہیں اور کبھی شیطان بدی کی ترغیب دیتا ہے۔ ان کی آپس میں خوب جنگ ہوتی ہے۔ پھر اگر خود انسان ملائکہ سے مل جائے تو یہ دونوں مل کر شیطان کو پچھاڑ دیتے ہیں اور اگر شیطان سے مل جائے تو دونوں ملائکہ پر غالب آجاتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جب یہ خود شیطان کے ساتھ مل کر اپنے آپ کو تباہ کر رہا ہے تو ہمیں اس کے بچانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس اندر کی جنگ کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی جنگ نہیں آسکتی۔ جرمن اور فرانس کی جنگ ہو رہی ہے۔ یہ ایک دوسرے کو مارتے مارتے آخر کار صلح کر لیں گے۔ لیکن جو انسان کے اندر جنگ ہوتی ہے اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ یا تو انسان کو خدا کے پاس جا بٹھاتی ہے یا ابدالآباد تک جہنم میں ڈال دیتی ہے۔ اس لڑائی کے مقابلہ میں دنیا کی فوجیں چیز ہی کیا ہیں۔ انسان کو خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے ہزاروں خواہشوں کا ہر روز خون کرنا پڑتا ہے۔ اس کی تلوار

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۲۵۔ مئی ۱۹۹۱ء

رسم و رواج کی قباحت

ہماری سوچ اور ہماری عقل اور ہماری سُوجھ بُوجھ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم کسی بات کو محض اس لئے تسلیم نہ کر لیں کہ وہ رواج میں شامل ہے یا ہمارے اردگرد ایک رسم کے طور پر قبول کی جاچکی ہے۔ ہمیں خود باتوں کو پرکھنا چاہیئے اور فیصلہ کرنا چاہیئے کہ کیا بُرا ہے اور کیا اچھا ہے۔ اگر ہم صرف رسم و رواج یا کسی فرسودہ عادت کے پیچھے چلیں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے عقل خداداد کا استعمال نہیں کیا اور ایک طرح سے خدا تعالیٰ کی ایک نعمت کی قدر نہیں کی۔ بلکہ بات اس سے بھی آگے نکل جائے گی اور وہ یوں کہ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ دوسروں کے پیچھے چل کر ہم نے اپنے آپ کو گھٹیا اور کم عقل ثابت کیا ہے۔

دوسروں کے پیچھے چلنا۔ عادت کے غلام ہونا یا رسم و رواج کو اہمیت دینا بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات انسان کو خدا سے بھی دُور لے جاتا ہے حتیٰ کہ خدا کے وجود سے انکار کا بھی باعث بن جاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خود سوچیں اور عقل سے کام لیں۔ خاص طور پر ایسے امور کے سلسلہ میں جن کا تعلق ایمان سے ہے۔ ہمیں بنیاد اپنی سمجھ بوجھ اور اپنی عقل پر رکھنی چاہیئے۔ کم از کم انسان یہ تو کہہ سکے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ۔ عقل ۔ سے مَیں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اِس یا اُس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔

حضرت امام جماعت الاوّل ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ۔ فرماتے ہیں:

"انسان میں ایک مرض ہے جس میں یہ ہمیشہ اللہ کا باغی بن جاتا ہے اور اللہ کے رسول اور نبیوں اور اس کے اولوالعزموں اور ولیوں اور صدیقوں کو جھٹلاتا ہے وہ مرض عادت ، رسم و رواج ، اور دم نقد ضرورت یا کوئی خیالی ضرورت ہے۔ یہ چار چیزیں ہیں نے دیکھا ہے چاہے کتنی نصیحت کرو جب اپنی عادت کے خلاف کوئی بات دیکھے گا یا رسم کے خلاف یا ضرورت کے خلاف تو اس سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی عذر تلاش کرے گا"

ایسا کرنے سے انسان اپنی نیکیوں کو اجاگر کرتا ہے اور بدیوں کو چھپاتا ہے اور نتیجہ کے طور پر بدیوں میں زیادہ سے زیادہ ملوّث ہونے لگتا ہے۔

شدّتِ گرما سے ہم بے حال ہوتے ہیں مگر
ہیں کئی چیزیں کہ جن پر اس کا اچھا ہے اثر
کس طرح ممکن ہے ہر اک بات راس آئے ہمیں
خالقِ کون و مکاں کی ہے ہر اک شے پر نظر

الوالاقبال

ہیں کہاں جو لوگ تھے عہدِ وفا سے آشنا
مَیں تمہارے شہر کی گلیوں میں سودائی لگا

وہ اگر بولیں تو گھُل جاتا ہے سب کانوں میں رس
وہ اگر موجود ہوں تو ہر فضا ہے جانفزا

ڈالی ڈالی سے اشارہ مِل رہا ہے اس طرف
پتّے پتّے سے مِلا جانِ بہاراں کا پتہ

مَیں کسے اپنا نہ سمجھوں کون ہے میرے خلاف؟
دوستوں سے مانگتا ہوں وہم کی کوئی دوا

یُوں سرِ محفل مجھے بدنام کرنے کے لئے
پُوچھتے ہیں مجھ سے انجانے رقیبوں کا پتہ

رکھ دیا مَیں نے ہواؤں میں چراغِ آرزو
اور اب یہ سوچتا ہوں بجھ گیا کیوں یہ دیا

تم مرے اس جُرم کی توثیق سے ڈرتے ہو کیوں
مَیں نے مانا قابلِ تعزیر ہے جُرمِ وفا

آپ آئیں گے تو پھر کھُل کر کریں گے گفتگو
نامہ بر بتلائے گا اک دوسرے کا حال کیا

مَیں نے آنکھیں مُوندلی ہیں راستہ دیکھوں تو کیوں
ان کے نقشِ پا سے میری رُوح کو ہے رابطہ

نیک و بد سارے زمانے کا نظر آجائے گا
اپنے اندر جھانک کر دیکھو نسیمِ بے ریا

نسیم سیفی

تعلیم القرآن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ کی رحمتیں آپ پر ہوں) فرماتے ہیں:

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

نوجوانوں کو درست کرنے اور ان کے اخلاق کو سدھارنے سے جماعت کو عظیم الشان فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور میں خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے کام کی عظمت کبھی بھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ دوسری انجمنوں کی طرح ایک انجمن ہے وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ انہیں اس میں شامل رکھا جائے۔ اسی طرح وہ ممبر جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک کمیٹی بنا کر سلسلہ کی خدمت کا جزوی طور پر کچھ کام کریں وہ بھی اپنے کام کی اہمیت اور اس کی عظمت سے بالکل ناواقف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی قوم کے نوجوانوں کی درستی ہی اصل کام ہوا کرتا ہے۔ اور یہی کام ہے جو قوموں کی ترقی کے راستہ میں ممد اور معاون ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ابتدائے زمانہ میں ایمان لانے والے زیادہ تر نوجوان ہی ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ بوڑھے بوڑھے اس کے سلسلے میں شامل ہوں اور چند روز خدمت کر کے وہ وفات پا جائیں۔ اور سلسلے کی تعلیم کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے والے کوئی نہ رہیں۔ پس وہ بوڑھوں کی بجائے زیادہ تر نوجوانوں کو اپنے سلسلے میں شامل کرتا ہے۔ اور نوجوانوں کی جماعت کو ہی نبی کی تربیت میں رکھ کر درست کرتا ہے تاکہ وہ نبی کی وفات کے بعد ایک لمبے عرصہ تک اس کے لائے ہوئے نور کو دنیا میں پھیلا سکیں اور اس کی تعلیم کی اشاعت اور ترویج میں حصہ لے سکیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ کے مقرب ترین صحابہ قریباً سارے ہی ایسے تھے جو عمر میں آپ سے چھوٹے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ آپ سے اڑھائی سال عمر میں چھوٹے تھے۔ حضرت عمرؓ آپ سے ساڑھے آٹھ سال عمر میں چھوٹے تھے۔ اور حضرت علیؓ آپ سے انتیس سال عمر میں چھوٹے تھے اسی طرح حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی ۲۰ سال سے لے کر ۲۵ سال تک عمر میں آپ سے چھوٹے تھے۔ یہ نوجوانوں کی جماعت تھی جو آپ پر ایمان لائی۔ اور اس جوانی کے ایمان کی وجہ سے ہی مسلمانوں کی جماعت کو یہ فائدہ پہنچا کہ چونکہ یہ ایک لمبے عرصہ تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں رہے تھے اور پھر ان کی عمریں چھوٹی تھیں اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہ لوگ ایک عرصہ دراز تک لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعوت نبوت کے بعد کئی سال سے قریب زندہ رہے ہیں اب اگر ۶۰ سالہ بوڑھے ہی آپ پر ایمان لاتے اور نوجوان طبقہ اس میں شامل نہ ہوتا تو نتیجہ یہ ہوتا کہ ان میں سے اکثر مکہ میں ہی وفات پا جاتے اور مدینہ کے لوگوں کے لئے نئی ٹریننگ شروع کرنی پڑتی کیونکہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچتے تو پہلی تمام جماعت ختم ہو چکی ہوتی۔ اور آپ کو ضرورت محسوس ہوتی کہ ایک اور جماعت تیار کریں جو اسلام کی باتوں کو سمجھے اور آپ کے نمونے کو دیکھ کر وہی نمونہ دوسروں کو اختیار کرنے کی تلقین کرے۔ اگر ایسا ہوتا تو اسلام کے لئے کس قدر مشکلات ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں ہونے دیا اس لئے ایسا انتظام فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے تو بجائے کسی نئی جماعت کی ٹریننگ کے وہی نوجوان جو مکہ میں آپ پر ایمان لائے تھے اس قابل ہو چکے تھے کہ باقیوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لیں۔ چنانچہ گیارہ سال کا علی مدینہ پہنچتے وقت چوبیس سال کا جوان تھا۔ اور سترہ سال کا زبیر مدینہ جاتے وقت تیس سال کا جوان تھا۔ یہی حال باقی نوجوان صحابہؓ کا بھی تھا۔ کوئی ان میں سے تیس سال کا تھا اور کوئی بتیس سال کا تھا اور کوئی پینتیس سال کا تھا۔ پس بجائے اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نئے سرے سے ایک جماعت بنانی پڑتی جب آپ مدینہ میں پہنچے اور کام وسیع ہو گیا تو آپ کو انہی نوجوانوں میں سے بہت سے مدرس مل گئے جنہوں نے مکہ میں آپ سے سبق حاصل کیا تھا۔ اور پھر اور دس سال تک مدینہ میں بھی انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شاگردی میں رہنے کا موقعہ مل گیا۔ اور جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو اس وقت چوبیس سال کا علیؓ چونتیس سال کا جوان تھا اور ابھی ایک لمبا عرصہ کام کا ان کے سامنے پڑا تھا۔ اسی طرح وہ زبیر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے وقت سترہ سال کا تھا وہ اس وقت چالیس سال کا جوان تھا۔ تو یہ نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تھی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں باوجود ۲۳ سال آپ کے ساتھ کام کرنے کے جب آپ فوت ہوئے تو ابھی ان کے سامنے ان کی زندگی کے بیس تیس سال کام کرنے کے لئے پڑے تھے۔ اور پھر ہر ایک نے آپ کی وفات کے بعد اپنی اپنی عمر کے مطابق کام کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اڑھائی سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ حضرت عمرؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ۱/۲ ۸ سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ حضرت عثمانؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ۳۰ سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور حضرت علیؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ۲۶ سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ یہی حال طلحہ اور زبیر کا بھی ہوا حتیٰ کہ بعض صحابہؓ اس قسم کے بھی تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پچاس پچاس سال زندہ رہے اور بعض ایسے بھی تھے گو ان کی تعداد بہت کم ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۷۰، ۸۰ سال زندہ رہے یہ نتیجہ تھا اس بات کا کہ نوجوانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت ڈالی اور وہی نوجوان درست ہو کر ایک لمبے عرصے تک خدمت اسلام کرتے رہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچے تو اس وقت حضرت انسؓ کی عمر دس سال کی تھی۔ دس سال وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے جب بیس سال کے ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ مگر خود حضرت انسؓ کی وفات ۱۱۰ سال میں جا کر ہوئی۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ۹۰ سال بعد تک انہیں لوگوں کو اسلام کی تعلیم سکھانے کا موقعہ ملا۔ بوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بہت نوجوان ہونے اور بہت لمبی عمر پانے کے یہ سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی تھے اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو کہاں تک ممتد کر دیا مگر بہر حال اس سلسلے کا امتداد نوجوانوں کے ذریعے ہی ہوا اگر ۷۰، ۸۰ سال کے بوڑھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے تو وہ کہاں کام کر سکتے تھے اول تو ان کی حالتوں کا سدھرنا ہی مشکل تھا اور اگر وہ درست بھی ہو جاتے تو ان میں سے اکثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہو جاتے۔ اور اگر چند لوگ زندہ بھی رہتے تو پانچ سات سال کے بعد وہ بھی ختم ہو جاتے اور جماعت میں کوئی ایسا شخص نہ رہتا جو اسلام کی تعلیم سے پوری طرح واقف و آگاہ ہوتا۔ پس ابتدائی زمانہ میں نوجوانوں کا اسلام میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت تھی۔ اور یہی وہ تدبیر تھی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور اس نے نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تیار کر دی جس نے آپ کی شاگردی میں رہ کر آپ سے تعلیم حاصل کی حتیٰ کہ بعض نے تو اپنا بچپن آپ کی نگرانی میں ہی گذارا جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ، ہیں کہ وہ گیارہ سال کی عمر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ایک لمبے عرصے تک آپ کا تربیت یافتہ گروہ دنیا میں موجود رہا اور اس نے اپنی تعلیم و تربیت سے ایک اور نئی اور اعلیٰ درجہ کی جماعت پیدا کر دی۔ جو ان کی وفات کے بعد اسلام کے جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے رہی

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا۔

دو تین روز ہوئے بورڈنگ ہائی سکول میں ایک جلسہ ہوا تھا جس میں میں نے ایسی کھیلیں تفصیل سے بیان کی تھیں جن سے ذہنی ترقی کا کام لیا جا سکتا ہے اور وہ کھیلوں کا کام بھی دے سکتی ہے اور پھر آئندہ زندگی میں بھی مفید ہو سکتی ہیں اس وقت وہ ساری بیان نہیں کر سکتا صرف مثال کے طور پر چند ایک بیان کر دیتا ہوں۔ مثلاً میں نے بتایا تھا کہ ہمارے ملک میں بعض ایسی کھیلیں ہیں جو ذہنی ترقی کے لئے مفید ہو سکتی ہیں مگر ان سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ بچپن میں ایک کھیل یہ کھیلی جاتی ہے کہ ایک بچہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتا ہے۔ لاتیں لمبی کر لیتا ہے ایک اسکے پیچھے بیٹھ کر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیتا ہے پھر ایک ایک کر کے دوسرے لڑکے اسکی ٹانگوں پر سے گذرتے ہیں اور پیچھے بیٹھنے والا پوچھتا ہے کہ کون گذرا۔ اسے اجازت نہیں ہوتی کہ گذرنے والے کے جسم کو ہاتھ لگائے۔ صرف پاؤں کی آواز سے وہ پہچانتا ہے کہ کون گذرا اگر وہ ٹھیک بتا دے تو کامیاب سمجھا جاتا ہے اور دوسرا ہار جاتا ہے۔ اس کھیل سے شنوائی کی طاقت اور توجہ کا مادہ بڑھتا ہے۔ یہ کھیل چھوٹے بچوں کی ہے۔ مگر اسے بنانے والے نے اس میں بہت حکمت رکھی ہے۔ جس سے کان عادی ہو جاتے ہیں کہ کپڑے کی آواز سے آدمی کو پہچان لے یا خیال سے معلوم کرے کون گذرا ہے تو وہ پولیس اور سکاؤٹ میں کتنا مفید ثابت

باقی ص ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطوط ——— فرنٹیئر پوسٹ

قیمتوں میں اضافہ

الیکشن کے وقت ہر سیاسی پارٹی عام آدمی کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بڑے پرکشش وعدے کرتی ہے لیکن اقتدار حاصل کرنے کے بعد ان کو بھلا دیا جاتا ہے۔ ان کی ترجیحات تبدیل ہو جاتی ہیں اور نچلے طبقے کے لوگوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے ان کا رویہ سرد مہری کا ہو جاتا ہے۔

جو بھی حکومت اقتدار میں آئی ہے اس کے وقت میں اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہی ہوا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام کی مشکلات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ بات اب ایک دفعہ پھر دہرائی جا رہی ہے۔ تیل کی قیمتوں میں چالیس فیصد تک اضافہ کیا گیا۔ اور اس کی وجہ خلیج کا بحران قرار دیا گیا۔ اب اگرچہ یہ بحران ختم ہو چکا ہے اور عالمی منڈیوں میں تیل کی قیمتیں معمول پر آ چکی ہیں لیکن ہمارے ہاں تیل کی قیمتوں میں صرف ۱۲ فیصد کمی کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اب گندم، بجلی اور سوئی گیس کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اور اب یہ معمول بن گیا ہے کہ ہر سال گندم اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اشیائے ضرورت کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں۔

یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ ہمارے ہاں لاکھوں لوگ بے روزگار ہیں جو بغیر کسی آمدنی کے زندگی گذارنے پر مجبور ہیں اس لئے اشیائے ضرورت کی قیمتوں میں کمی کے لئے لازمی طور پر اقدامات کئے جانے چاہئیں۔ تاکہ نچلے طبقے کے لوگوں کو قابل رحم حالات میں زندگی گذارنے سے بچایا جا سکے۔

ماضی کی حکومتوں کا یہ طریق رہا ہے کہ وہ اشیائے ضرورت کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لئے سبسڈی دیا کرتی تھیں اس طرح سے یہ قیمتیں عام آدمی کی پہنچ میں رہتی تھیں۔

امید کی جانی چاہیئے کہ موجودہ حکومت اس طریق کار کو ختم نہیں کرے گی۔

حبیب احمد ربوہ

(فرنٹیئر پوسٹ ۹ مئی ۱۹۹۱ء)

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص اگر پولیس میں جائے گا تو یقیناً بہت ترقی کرے گا۔ پھر ایک کھیل یہ ہوتا ہے کہ پیچھے سے آ کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا جس کی آنکھیں اسطرح بند کر دی جائیں اسکا حق ہوتا ہے کہ پہچانے اور ہاتھ کو ہاتھ لگا کر پہچانے اسطرح ہاتھوں کے لمس سے پہچاننے کی مشق ہوتی ہے۔ یہ کھیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی بہت بدصورت اور کریہہ المنظر تھے قد چھوٹا تھا اور جسم پر بال بڑے بڑے تھے۔ ایک دفعہ وہ بازار میں مزدوری کر رہے تھے پسینہ بہہ رہا تھا اور گرمی کی وجہ سے سخت گھبرائے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی لڑکھڑا پڑیں گے۔ پیچھے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ آپ کو انکی حالت پر رحم آیا اور انکی دلجوئی کرنا چاہی اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے جس کے معنے یہ تھے کہ بتاؤ کون ہے۔ انہوں نے ہاتھ پر ہاتھ پھیرا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم بہت نرم تھا۔ اسلئے وہ پہچان گئے اور مذاق کے لئے آپ کے جسم مبارک کے ساتھ اپنا پسینہ والا جسم ملنے لگے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پہچان لیا ہے۔ یہ کھیل بھی درحقیقت اپنے اندر ایک عمدہ مشق رکھتی ہے۔ بشرطیکہ بچوں کو عمدگی کے ساتھ کھلائی جائے اور کوشش کی جائے کہ پورا پورا فائدہ حاصل ہو۔ یہ کھیلیں ایسی ہیں کہ ان سے اتنی مشق ہو جاتی ہے کہ انسان بڑے بڑے کمالات ظاہر کر سکتا ہے میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے کہ امریکہ کی ایک قوم ہے جسے ریڈ انڈین یعنی سرخ ہندوستانی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جب یورپ والے پہلے پہل امریکہ گئے تو انکا خیال تھا کہ ہندوستان یہی ہے بعد میں معلوم ہوا کہ ہندوستان اور ہے۔ ان لوگوں کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ اسلئے انکو ریڈ انڈین کہتے ہیں۔ انہوں نے کانوں کی مشق میں بہت کمال حاصل کیا ہوتا تھا۔ لوگ پہلے زمانہ میں انکو مزدوری پر جنگلوں میں رہنمائی کے لئے لے جاتے تھے۔ یا جب چور یا ڈاکو لوٹ مار کر کے بھاگ گئے تھے تو ان میں سے کسی کو لالچ دے کر ساتھ لے جاتے تھے۔ اور جنگل میں چھپ جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ لوگ زمین پر کان لگا کر دو تین میل کے فاصلے پر سے بتا دیتے تھے کہ گھوڑے فلاں جہت سے دوڑے آ رہے ہیں اور یہ کوئی معجزہ نہیں۔ نہ ہی وہ کوئی غیر معمولی انسان ہوتے ہیں بلکہ یہ صرف مشق کی بات ہے۔ اس قوم نے کانوں کی مشق سے ایسے اصول دریافت کیے ہیں کہ ایسی باتیں معلوم کر لیتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہو سکتیں۔ اور اسطرح چور اور ڈاکو انکی اطلاع پر وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ جا چھپتے۔ اگر آنکھوں سے دیکھ کر کوئی چھپنے کی کوشش کی جائے تو بچنا محال ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سوار پکڑ سکتے ہیں مگر جب دو تین میل کے فاصلے پر سے ہی اطلاع مل جائے تو انکے وہاں پہنچنے تک وہ آگے نکل کر جا سکتے ہیں۔ اسطرح زبان ناک ہاتھ اور کان کی مشق بہت کام آنیوالی چیزیں ہیں۔ ان میں ذہانت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ ذہانت حواس خمسہ کی تیزی کا نام ہے اور حواس کی تیزی کے لئے ایسی کھیلیں ایجاد کی جا سکتی ہیں بلکہ ہمارے بزرگوں نے ایجاد کی ہوئی ہیں۔ جو کھیل کی کھیل ہیں اور آئندہ زندگی کے فوائد بھی ان میں مخفی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اس بات کو اپنی سکیم میں شامل کریں اور جماعت میں ان کو رائج کریں۔ میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی کہا تھا کہ جماعت ورزش جسمانی کی طرف خاص طور پر زور دے اور اب میں یہ کام بھی خدام الاحمدیہ کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ یہ نوجوانوں سے تعلق

باقی صـ پر

LETTERS

Price hike

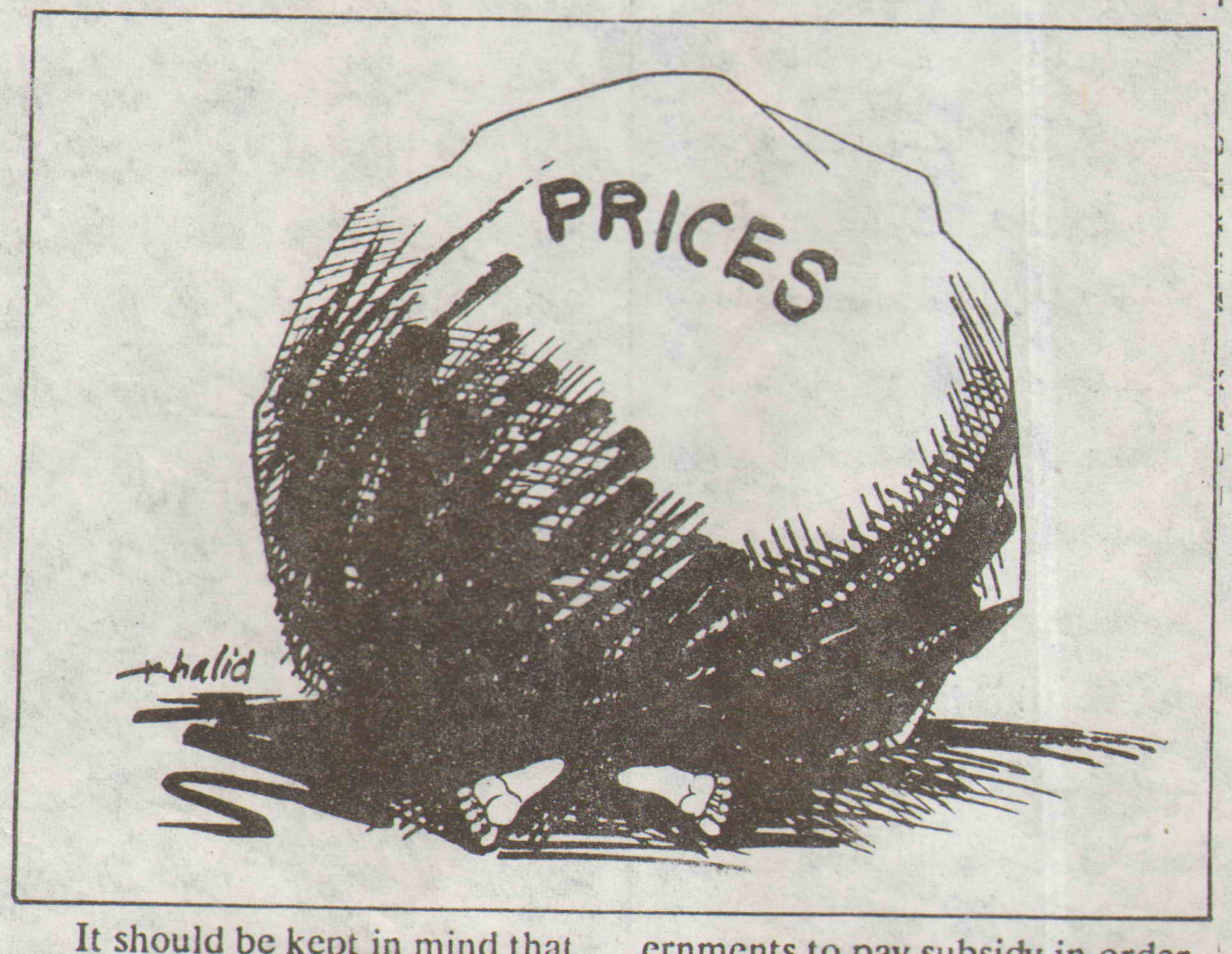

At the time of elections every political party makes lofty promises to ameliorate the lot of the common man, but on assuming power it forgets its promises, its priorities change and it becomes indifferent to the sufferings of the downtrodden classes.

Whichever government is in power the prices of the essential commodities invariably increase to add to the misery of the suffering masses. Now again the same phenomenon has taken place. Oil prices were increased to the tune of 40 per cent in the wake of the Gulf crisis, although the crisis was resolved and oil prices normalised in the world market, but the decrease in the oil price was made only 12 per cent. As a result the people have to suffer endlessly.

Now the price of wheat, and electricity and Sui gas rates have also been increased. It has become a regular feature, every year wheat price and electricity charges are increased without fail. As a consequence the prices of all the essential commodities soar sky-high.

It should be kept in mind that there are millions of unemployed people who have to exist without any income at all. Effective steps must be taken to decrease the prices of essential commodities to rescue the downtrodden classes from their pitiable existence. It has been the practice of previous governments to pay subsidy in order to keep the prices of essential commodities under control and within the reach of the common man.

It is hoped that this practice will not be discontinued by the present government.

HABIB AHMAD,
Rabwah.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر

ہماری جماعت اور پردہ

الفضل میں مرزا صاحب کی اچانک وفات کی خبر پڑھی۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔

نظامی سبک باش یاراں شدند
تو ماندی بہ غم غمگساراں شدند

آپ میرے یک رنگ اور بے تکلف دوست تھے۔ ۱۹۲۳ء میں جب شدھی کی تحریک کے خلاف جماعت احمدیہ نے مدافعانہ دعوت الی اللہ کا محاذ قائم کیا تو ہم دونوں کو اکٹھے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد وہ بہت ہی اخلاص اور محبت سے ملتے رہے۔ ازراہِ دوست نوازی کپورتھلہ بھی گئے۔ اور ہجرت کے بعد یہاں لائل پور بھی تشریف لائے۔ وہ اکثر مجھ سے ملتے اور جب بھی ملاقات ہوتی ہنستے ہوئے "میرے وکیل صاحب" کہہ کر مجھے مخاطب فرماتے۔ یہ ایک تلمیح تھی جس سے گذشتہ رفاقت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا تھا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۹۲۳ء میں آپ تین ماہ کی رخصت لے کر دعوت الی اللہ کے لئے آئے۔ جب موضع اسپار ضلع متھرا میں ان کی تعیناتی بطور مربی ہوئی۔ گاؤں میں ایک کچا کوٹھا بیت کے نام سے موسوم تھا اس کے ساتھ ایک چھپر تلے انہوں نے تنہا اپنا ڈیرا جمایا اور کام شروع کیا اور اس خوبی اور حسن تدبیر سے کام کیا کہ قرب و جوار کے آریہ پرچارک اپنی چال بازیوں میں ناکام اور معاندین اپنی دراندازیوں میں خائب و خاسر ہو کر رہ گئے۔ دونوں قسم کے مخالفین کو ایک ایسے ذہین اور فطین حریف سے پالا پڑا تھا۔ جو ہر جوڑ کا توڑ اور ہر زہر کا تریاق ان کے مقابلے میں اپنے پاس مہیا رکھتا تھا۔ اسی طرح یہ کام جاری تھا کہ عید الاضحی آ گئی۔ مرزا صاحب نے قربانی کا گوشت گاؤں والوں میں تقسیم کیا۔ تو شدھی قبول کرنے والوں کے کام و دہن بھی اس سے محروم نہ رہے۔ آریہ پرچارکوں کو جب اس کا علم ہوا تو وہ سر پیٹ کر رہ گئے۔ آخر ایک بڑا مجمع کر کے انہوں نے اشتعال انگیز تقریریں کیں کہ اس مولوی نے گوشت کی چند بوٹیوں سے تمہارا دھرم بھرشٹ کر دیا۔ اور ہمارا صرف کثیر اور محنت سب اکارت گئے۔ نتیجہ یہ تھا تیس چالیس بلوائیوں نے مولوی صاحب پر ہلہ بول دیا۔ انہیں زد و کوب کیا اور چھپر ان کے اوپر گرا دیا۔ پھر انہیں زمین پر گھسیٹا اور قتل پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن انہیں میں سے چند ملکانے جو مولوی صاحب کے زیر بارِ احسان تھے مانع آئے۔ مولوی صاحب کی جان سلامت رہی۔ پھر انہوں نے تقاضا کیا کہ ہمارے گاؤں سے نکل جاؤ۔ آپ نے ایمان لانے والوں کے عزم و استقلال سے جواب دیا کہ یہ گاؤں میرے امام نے میرے سپرد کیا ہے میں اپنا کام کسی صورت میں چھوڑ نہیں سکتا۔

تا سر نہ دہم پا نکشم از سر کوئش
نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد

ایسے پرخطر ماحول میں اپنے فرض پوجھے رہے۔ اگرچہ ہمارا دعوت الی اللہ کا مرکز تھا وہاں بھی بعد میں اطلاع ہوئی۔ آپ کا یہ نمونہ ایسا اعلیٰ تھا کہ خود حضرت امام جماعت نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور ہمارے دوستوں کے حوصلے بلند سے بلند تر ہو گئے۔ حالات کا تقاضا تھا کہ مجرموں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ تاکہ دوسرے مربیوں کے خلاف اس قسم کی شرارتیں آریوں کی طرف سے برپا نہ ہوں اور اس کا قوی احتمال بھی تھا۔ پولیس نے بعد تفتیش ملزمان کا چالان نہ کیا تو مولوی صاحب کی طرف سے استغاثہ دائر ہو گیا اور شہر متھرا میں بعدالت انگریز مجسٹریٹ فرامیٹن سماعت شروع ہوئی۔ ان دنوں دعوت الی اللہ کے سفر دور و نزدیک کرنے پڑتے تھے ساتھ نہ سامان نہ بستر۔

سبک بار مردم سبک تر روند
حق ایں است صاحبدلاں بشنوند

بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ کچھ رات گئے گاڑی متھرا اسٹیشن پر پہنچی کوئی ٹھکانا تو تھا نہیں۔ ہم پلیٹ فارم پر ہی ایک طرف چادر بچھا کر پڑ رہتے اور مرزا صاحب کی زندہ دلی اور خوش طبعی سے باتوں باتوں میں وقت کٹ جاتا اور وہ خود ان باتوں میں ایسی لذت اور سرور محسوس کرتے تھے کہ گویا کوئی مشکل۔ کوئی بات ہی نہیں آپ اس وقت جوڈیشنل کمشنر پشاور کے ریڈر تھے۔ اور اپنی قابلیت اور دیانت کی وجہ سے ممتاز اور معتمد علیہ۔ ناموافق حالات کے ماتحت مقدمہ کی کامیابی بظاہر مشکل نظر آتی تھی۔ لیکن آپ کی ذہانت تدبیر اور خصوصاً شبانہ روز دعاؤں نے اس مہم کو آسان کر کے چھوڑا مقدمے کی پیشی کے دن آپ کا قاعدہ تھا کہ احاطہ عدالت کی طرف جا کر عالم تنہائی میں گھنٹوں سربسجود اور دست بدعا رہتے۔ اور جب مقدمہ کے لئے آواز پڑتی تو اکثر وہ جائے نماز سے اٹھ کر ہی عدالت کے کمرے میں جاتے۔ یہی ان کا معمول اور وظیفہ تھا۔ اور باایں ہمہ ان کی خود اعتمادی زندہ دلی اور بے تکلفی میں ذرا فرق نہ آتا تھا۔ ہر وقت خوش نظر آتے تھے۔ اور میں انہیں زندہ دل صوفی کہا کرتا تھا۔ اس زمانے کی ڈائری اتفاق سے میرے پاس محفوظ رہ گئی ہے جس کا ایک ورق مندرجہ بالا کیفیت کا آئینہ دار ہے۔ اور یہ تاریخی فیصلہ مقدمہ سے متعلق ہے۔ وھو ہذا۔

"۱۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء بروز بدھ ساڑھے نو بجے کچہری پہنچے۔ ہم درجا میں انتظار دعا کرتے رہے۔ اتنے میں بارہ بج گئے۔ ہاں رات پیشکار صاحب کو خواب آیا کہ چلتے چلتے ان کی ایڑیاں زخمی ہو گئیں۔ کسی نے مرہم لگایا اور اچھی ہو گئیں۔ اسی شب مجھے دو خواب آئے۔ ایک میں مجسٹریٹ سے کہہ رہا ہوں کہ مقدمہ صاف ہے سزا کیوں نہیں دیتے اس نے کہا کہ مستغیث کا بیان کچھ کمزور ہے۔ میں نے کہا کہ حالات کے ماتحت ایسا ہی بیان ہونا چاہئے اس نے کہا کہ اچھا میں سزا تجویز کرتا ہوں۔ ایک اور ملزم تو خود مجھے آ کر کہہ گیا ہے کہ اس کے دو بید لگا دو۔ اور فیصلہ لکھنا شروع کیا اسی طرح پیشکار صاحب کو اسی شب خواب آیا کہ عبداللہ سقہ ساکن اسپار نے ایک سانپ ایک سوٹی میں بند کر کے دیا اور چوہدری فتح محمد صاحب نے اسے مار ڈالا۔ صبح ہم نے ایک دوسرے کو خوابیں سنائیں اور کچہری روانہ ہوئے ایک بجے کے قریب آواز پڑی۔ ۱۶، ملزمان میں سے ۱۳، کو سزا ہوئی۔ اور ایک ایک سال کے لئے حفظ امن کی ضمانتیں ملزمان سے لی گئیں۔ اور جرمانہ میں سے ایک صد روپیہ مستغیث کو ہرجانہ دلایا گیا۔ ہمارے دل سجدے میں جھک گئے۔ لیک کر ڈاکخانہ گئے۔ تار بخدمت حضرت صاحب اور خطوط لکھے گئے۔ ملزمان اور ان کے آریہ مربی، وکلا مفقود اور ہم اور ہمارے ملکانے ہمراہی مسرور تھے پیشکار صاحب اسی وقت اسپار جانے کے لئے مشتاق تھے۔ لیکن صلاح ٹھہری کہ اس رات پیشکار صاحب اسپار کی بجائے مانا کے تنگلے ٹھہریں۔ سردار خان آ کر اطلاع دے۔ خیال ہے کہ فوری رنج کا اثر زائل ہو کر صبح دیہہ میں امن ہو جائے گا۔ دوسرے دن سات اخبارات کے نام فیصلہ مقدمہ کی تاریں دے دی گئیں" آپ عجیب مستقیم الحال انسان تھے۔ مقدمہ ختم ہوتے ہی پھر اپنے کام پر جا ڈٹے۔ پھر وہی بیت کا کچا کوٹھا۔ وہی چھپر اور پھر وہی دعوت الی اللہ کا سلسلہ تھا اور پھر

حریفاں را نہ سر ماند و نہ دستار

اس کے ایک ماہ کے بعد بہت سے ملکانے موضع اسپار کے باشندے واپس دین حق میں داخل ہوئے اور مولوی صاحب کی دعائیں مستجاب ہوئیں۔ مضمون لمبا ہو گیا۔

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم

لیکن تین باتیں ابھی قابل ذکر ہیں۔ ایک دن مولوی صاحب بڑے غمناک لہجے میں فرمانے لگے کہ بھئی ابھی تو میں نے وہ کام نہیں کیا جو کرنا چاہئے تھا تین ماہ کی رخصت لے کر دوبارہ آؤں گا اس طرح اخلاص و ایثار کے باوجود ان کا یہ بے ساختہ انکسار بہت ہی درد انگیز تھا۔ انہی ایام میں اسپار کے آریہ پرچارک نے کچھ حلوا پوری ایک تہوار کی تقریب پر مولوی صاحب کے لئے بھیجا۔ آپ فوراً اس کی چال کو بھانپ گئے۔ اور لانے والے کو سختی سے ٹوکا کر پنڈت جی سے جا کر کہہ دو کہ "عطائے تو بخشیدم بر لقائے تو" یہ ناپاک کھانا ہم نہیں کھا سکتے بات یہ تھی کہ آریوں کا عامیانہ اور چلتی ہوئی دلیل ان دنوں میں یہ بھی تھی کہ دین حق کے پیرو ادنیٰ ہوتے ہیں اس لئے ہندوؤں کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں۔ اور ہندو اعلیٰ ہونے کی وجہ سے ان کے ہاتھ کا نہیں کھاتے۔ مربیوں کو ان ایام میں خصوصیت سے ہدایت تھی کہ ہندوؤں کے ہاتھ کی کوئی چیز قطعاً نہ کھائیں۔ استغاثہ کے دو گواہ غیاثی اور سردار خان نامی اسپار کے دو ملکانے تھے جنہوں نے مولوی صاحب کے فیضِ صحبت کے بدولت بڑی ہمت دکھائی۔ اور اپنے دیہہ کے خلاف بحق استغاثہ سچی شہادت دی تھی۔ اس کے بعد دیہہ میں ان کا رہنا آسان نہ تھا۔ دونوں قادیان چلے گئے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ مولوی صاحب کئی سال تک اپنے پاس سے ماہانہ وظیفہ ان کو دیتے رہے۔ بغیر نام و نمود کے اور محض حسبۃً للہ یہ تھے۔ اور یہ ہیں مرزا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ـــــــ نون۔ سین

امیر کی غربت

مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے لئے علاقائی کانفرنس کی جو کوششیں جاری ہیں ان میں رکاوٹ کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ اسرائیل تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندوں کو شامل کرنے کے لئے تیار نہیں اور تنظیم کے خیال میں اگر انہیں شامل نہ کیا گیا تو وہ سمجھیں گے کہ کسی فلسطینی کو شامل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ جیمز بیکر مقبوضہ علاقہ میں رہنے والے فلسطینیوں کے نمائندوں سے گفتگو کر رہے ہیں تاکہ انہیں اس کانفرنس میں شامل کر کے کہا جا سکے۔ کہ فلسطینی بھی شامل تھے۔ گذشتہ روز انہوں نے ایسے ہی فلسطینیوں کے ایک وفد سے ایک لمبے عرصے تک گفتگو کی۔ کہتے ہیں کہ آج تک کسی فلسطینی گروپ سے جیمز بیکر نے اتنی لمبی گفت و شنید نہیں کی۔ اس سے قبل وہ ایلن بی برج جو اردن اور مقبوضہ علاقوں کو آپس میں ملاتا ہے۔ پر سے گذرے اور امریکی قونصلیٹ جنرل میں پہنچ کر فلسطینی نمائندگان سے ملے۔ خاص طور پر فیصل حسینی سے۔ اس میٹنگ کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ خاصی کھلے دل کے ساتھ منعقد کی گئی۔ حسینی نے کہا کہ اب ہم امریکہ کی پوزیشن کو پہلے سے زیادہ بہتر جاننے لگے ہیں۔ اور ہمارے لئے ممکن ہو جائے گا کہ ہم فلسطینیوں کی خواہشات کو صحیح طور پر پیش کر کے انہیں منوائیں۔ انہوں نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ اس راہ میں جو مشکلات ہیں ان کا حل ممکن ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا۔ کہ فلسطینی راہنما اب آپس میں ربط پیدا کر رہے ہیں۔ جیمز بیکر نے عمان میں اسرائیل جانے سے پہلے کہا کہ مشرق وسطیٰ کی تمام متعلقہ پارٹیاں اس بات پر راضی ہو گئی ہیں کہ بلا واسطہ گفتگو کی جائے۔ اس گفتگو کا انتظام ماسکو اور واشنگٹن کی حکومت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری سمجھ بوجھ کے مطابق ہم نے جن پارٹیوں سے بات کی ہے۔ وہ اس بات پر راضی ہیں کہ امریکہ اور سوویت یونین کی بلائی جانے والی کانفرنس میں شرکت کی جائے۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب وہ شاہ حسین کے ساتھ مل کر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ شاہ حسین سے بھی اس سے قبل انہوں نے تقریباً ساڑھے تین گھنٹے گفتگو کی تھی۔ شاہ حسین نے شام اور اسرائیل سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے ذریعہ امریکہ کی طرف سے جیمز بیکر جو کوششیں کر رہے ہیں وہ اس علاقے میں امن کا آخری موقعہ مہیا کرنے والی بات ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقعہ جو اب مہیا کیا جا رہا ہے۔ دوبارہ کبھی نہیں آئے گا۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ میں جانتا ہوں۔ کہ جو باتیں طے ہونے والی ہیں۔ ہم اپنے بھائیوں سے رابطہ رکھیں گے۔ اس بات کے نتیجے میں انہوں نے شام کے صدر حافظ الاسد کو ٹیلیفون پر بیکر سے ملاقات کی تفصیل بتائی۔ گذشتہ دو ماہ میں جیمز بیکر کا مشرق وسطیٰ کا یہ چوتھا دورہ ہے۔ اس دفعہ جب وہ شام کے صدر سے ملے تو شام کے صدر نے ان کی پوری طرح تائید نہیں کی۔ شاہ حسین نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ شام بھی اس گفت و شنید میں شامل ہو جائے گا۔ البتہ انہوں نے اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ اگر اس امن کانفرنس میں شام شرکت نہ کرے تو کیا اردن شرکت کے لئے تیار ہو گا۔

سوویت یونین کے وزیر خارجہ الیگزینڈر بس نے اپنا پانچ روزہ دورہ مکمل کرتے ہوئے شام کے صدر سے ملاقات کے بعد کہا کہ مزید ملاقاتوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ جو باتیں فیصلہ نہیں پا سکیں ان کے متعلق مزید کوشش کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس کا نظریہ ابھی تک زیر تکمیل ہے۔ سوویت یونین اور امریکہ نہیں چاہتے کہ متعلقہ پارٹیوں پر کوئی فیصلہ ٹھونسا جائے۔ وہ متعلقہ پارٹیوں سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور ان تمام کے خیالات کو مجتمع کر کے کوئی فارمولا تیار کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ہمیں کچھ عرصہ ان باتوں کو جاری رکھنا پڑے گا۔

سعودی عرب پر جنگ کا قرضہ

سعودی عرب کے پاس دولت تو بہت زیادہ ہے۔ لیکن روپیہ کم ہے۔ اور خلیج کی جنگ پر خرچ ہونے والی جو رقم اسے امریکہ کو ادا کرنی ہے اسکے لئے روپیہ فراہم نہیں ہو رہا اور سعودی عرب نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ اس روپے کے عوض اس سے تیل وصول کرے۔ چنانچہ اس سلسلے میں امریکی کانگریس کے لیڈروں نے صدر بش کو ایک خط بھی لکھا ہے۔ جسمیں انہیں تلقین کی گئی ہے کہ وہ سعودی عرب سے روپیہ کی بجائے تیل لے لے۔ اس خط میں لکھنے والوں نے صدر بش سے زبردست اپیل کی ہے کہ اس پیشکش کو قبول کر لیا جائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکہ کا وائٹ ہاؤس اور ریاض دونوں سر جوڑ کر اس معاملے پر غور کر رہے ہیں کہ جنگ کا قرضہ کس کس طریق پر ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کو اہمیت اس وقت حاصل ہوئی جب کانگریس کے اراکین کو پتہ چلا کہ سعودی عرب اور امریکہ کے حکام بالا جن میں انرجی سیکرٹری جیمز واٹکن اور سعودی تیل کے وزیر ہشام نذر آپس میں گفت و شنید کر کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں زیادہ تر سعودی غیر صاف شدہ تیل کا معاملہ پیش کیا گیا۔ امریکہ کی انتظامیہ نے بتایا ہے کہ سعودی عرب نے اب تک ۹ء۷ ارب ڈالر ادا کئے ہیں۔ حالانکہ کل ادا کی جانے والی رقم ۱۶۶۸ ارب ڈالر ہے۔ سعودی عرب کے پاس کیش نہ موجود ہونے کے نتیجے میں کانگریس کے اراکین کا خیال ہے کہ اگر وہ زیادہ تیل نکال سکیں تو اس کا ایک حصہ امریکہ کو جنگی اخراجات کے معاوضے کے طور پر قبول کر لینا چاہیئے۔

۱

آپ کا خط ملا

محترمہ آمنہ مبشر صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:

آپ کے ساتھ چونکہ غانا کے وقت سے برادرانہ بے تکلفی ہے اسلئے آج پھر عربی کے ایک لفظ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروا رہی ہوں۔ ۸ مئی کے الفضل میں کھیرے کے فوائد کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ میں نے پہلے مصباح میں تو نہیں دیکھا اب الفضل میں ہی پڑھا ہے۔ دراصل خیار عربی لفظ ہے جو خیر سے مشتق ہے۔

مفرد خیارۃ قثاء یعنی ککڑی کی قسم کے پھل کو کہتے ہیں۔ قثہ شاید فارسی لفظ ہو فارسی چونکہ میں نے تھوڑی بہت پڑھی ہوئی ہے اسلئے صحیح پتہ نہیں میں جب غانا تھی تو وہاں محترم مولوی صالح محمد صاحب سے محمد ابن سیرین کی کتاب تعطیر الانام بے کہ بہت دفعہ پڑھنے کا موقعہ ملا تھا۔ غالباً تعطیر الانام میں یا کہیں اور جگہ پڑھا تھا کہ خیار یعنی کھیرا کھانا یا دیکھنا اچھی تعبیر ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ خیر کے لفظ سے ہے دراصل خیار کی تعبیر بتانے کیلئے ہی یہ خط لکھا ہے۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب واشنگٹن امریکہ سے لکھتے ہیں:

حال ہی واشنگٹن اور بعض دوسرے شہروں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے مندرجہ ذیل احباب کو نرینہ اولاد کی نعمت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو دینی دنیاوی برکات سے متمتع فرمائے اور وقف نو کی تحریک کے مقاصد کو احسن طریق پر اپنانے والے ہوں والدین اور جماعت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کی تمنا اور دعاؤں کے مصداق اور تحریک وقف نو کے تحت دین کے نامور خادم ثابت ہوں

۱:۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب نیشنل فنانس سکرٹری کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نام رضوان احمد تجویز ہوا۔

۲:۔ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب صدر قضاء بورڈ امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نام رضاء محمود احمد تجویز ہوا۔

۳:۔ عزیز عثمان اعجاز گھمن ولد مکرم چوہدری اعجاز احمد گھمن کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نام مصطفیٰ اعجاز تجویز ہوا۔

۴:۔ جلیل احمد صاحب اکبر کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نام عقیل احمد اکبر تجویز ہوا

۵:۔ رانا شہزاد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نام شاہ جہان تجویز ہوا۔

۶:۔ عزیز امتیاز احمد صاحب بھٹی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا نام ہمایوں امتیاز احمد تجویز ہوا

۷:۔ عزیز ملک طارق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔ نام ناصر الدین محمود احمد تجویز ہوا۔

۸:۔ مکرم مشتاق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔ نام عطاء الرحیم تجویز ہوا۔

۹:۔ عزیز ڈاکٹر شیخ اعجاز احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نام احسان کبیر احمد تجویز ہوا۔

۱۰:۔ عزیز شیخ طاہر احمد کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔ نام حارث احمد تجویز ہوا۔

بزرگان جماعت و قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا کریں یہ سب بچے اور آئندہ پیدا ہونے والے جماعت کے سب بچے دین کے فدائی احمدیت کے شیدائی ہوں۔ اقبال اور عمر دراز پائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم طارق محمود صاحب ولد نور الدین صاحب آف علی پور کی چھاتی پر کلائیڈ نکلے ہوئے ہیں۔ علاج کی غرض سے اسلام آباد گئے ہیں۔ احباب انکی شفایابی کیلئے دعا کریں۔

تقریب شادی: مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ابن چوہدری عبدالرحیم صاحب کا نکاح عزیزہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے ہمراہ مورخہ ۲۲ اپریل ۹۱ء کو بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے احمدیہ دارالذکر احمد نگر میں پڑھا اور مورخہ ۲۴ اپریل ۹۱ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: مکرم آغا ریحان احمد خان صاحب ابن مکرم آغا رفیق احمد خان صاحب کا نکاح عزیزہ فرحت سلطانہ ہاشمی بنت محمد ظفر اقبال ہاشمی صاحب کے ساتھ مورخہ ۱۰ مئی ۹۱ء کو بعد نماز جمعہ بیت التوحید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مکرم نور الٰہی صاحب ملک نے بعوض پچاس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

عزیز آغا ریحان احمد خان مکرم ملک نصیر احمد خان صاحب آف ساہیوال کا پوتا ہے اور عزیزہ فرحت سلطانہ ہاشمی محترم سید علی صاحب ہاشمی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہے

○ مکرم طاہر نسیم صاحب ولد مرزا نسیم اللہ صاحب ساکن نارووال کا نکاح محترمہ ثمینہ تنویر صاحبہ بنت سردار بیگ صاحب کیساتھ ۱۰ ہزار روپے حق مہر پر مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ نارووال شہر نے پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم غلام فرید صاحب جو مکرم غلام احمد صاحب بشیر سابق مربی ہالینڈ کے بڑے بھائی تھے۔ مورخہ ۹ مئی ۹۱ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔

○ مکرم چوہدری محمد نواز صاحب بھٹی آف کلیاں ضلع شیخوپورہ سابق صدر جماعت احمدیہ کلیاں ایک ہفتہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۶ مئی ۹۱ء بروز جمعرات وفات پا گئے۔ موصوف نے اپنے پیچھے دو بیوگان چھ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

○ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ سردار محمد صاحب انصاری سابق صدر لجنہ اماء اللہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۵ مئی ۹۱ء کو وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔

○ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ محترم عبدالمجید صاحب عاجز ۱۷ مئی ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے لاہور میں انتقال کر گئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۷ برس تھی۔ جنازہ اسی روز رات تقریباً گیارہ بجے ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز فجر کی نماز کے بعد بیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ سرور سلطانہ ہاشمی صاحبہ آف گجرات زوجہ صوبیدار محمد یعقوب صاحب احمدی ۱۴ مئی ۹۱ء کو معمولی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ وہ مکرم انور ہاشمی صاحب نوشہرہ کی پھوپھی اور خوش دامن تھیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ ۱۵ مئی کو بعد از نماز فجر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین محترم خلیفہ صباح الدین صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

کبھی میان میں نہیں ہوتی کیونکہ جب تک وہ قتل عام جاری نہ رکھے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقابلہ میں بعض ایسے انسان ہوتے ہیں جو کہ نیکیوں کا خون کرتے ہیں۔ اور اپنے نیک ارادوں اور خواہشوں کو بری باتوں پر قربان کر دیتے ہیں تو انسان کے اندر ایک بڑی بھاری جنگ شروع ہے۔ اس لئے اس کو کسی وقت غافل نہیں ہونا چاہیئے اور تھوڑی سی کامیابی حاصل کر کے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اب اس جنگ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ یہ فیصلہ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ نفس امارہ ایسا پامال نہ ہو جائے کہ اسے پھر اٹھنے کی طاقت ہی نہ رہے اگر دل میں کبھی بدی کی تحریک ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ابھی دشمن طاقتور ہے۔ اس کے قلع قمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۴ء)

بقیہ: صـ۵ سے آگے

غلام رسول صاحب پشاوری۔ آپ کی باقیات الصالحات میں سے کئی فرزند ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور برسرکار۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ان کے شامل حال رکھے۔ اور آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۸۰۱۶/ے میں محمد یعقوب صاحب ولد عبدالعزیز صاحب قوم بھٹی پیشہ زرگر عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیدوالا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۸ مرلہ مالیتی ۲,۵۰,۰۰۰/- روپے واقع سیدوالا ضلع شیخوپورہ (۲) دکان برقبہ پون مرلہ مالیتی ۵۰,۰۰۰/- روپے واقع سیدوالا ضلع شیخوپورہ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت زرگری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱۷/۴/۹۱ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد یعقوب ولد عبدالعزیز صاحب سیدوالا P/O خاص ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱ ماسٹر محمد یحییٰ۔ یحییٰ شو سٹور گولبازار ربوہ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالمنان ناصر زرگر گولبازار ربوہ۔

مسل ۲۸۰۱۷/ے میں محمود احمد اختر ولد بدر حسین صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھرڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے نقد ۹۶۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۶۷/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد اختر ولد بدر حسین میرا بھرڑ امیرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد نمبر ۱ رفیق احمد میرا بھرڑ کا میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اشرف میرا بھرڑ کا میرپور آزاد کشمیر۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

رکھتا ہے۔ پس خدام الاحمدیہ اسے قادیان میں بھی اور باہر بھی شروع کریں مجھ سے مشورے کر کے وہ ایسی سکیمیں تیار کر سکتے ہیں کہ جن کے ذریعے ایسی کھیلیں جماعت میں جاری کی جا سکیں جو آئندہ زندگی میں کام آنے والی ہوں۔

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام — ۱۵/- روپے
۶۰ گرام — ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخباری خبر

"ربوہ میں قادیانیوں کے اجتماعات پر دو ماہ کیلئے پابندی"

جھنگ (نمائندہ جنگ) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ مسٹر محمد اطہر طاہر نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی حدود میں قادیانیوں کو کسی بھی قسم کا جلسہ یا اجتماع یا تبلیغی یا دیگر مذہبی تہوار منعقد کرنے پر فوری طور پر دو ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی ہے۔

(روزنامہ جنگ ۲۲۔ مئی ۱۹۹۱ صفحہ آخر)

ملکی خبریں

○ سابق بھارتی وزیراعظم راجیو گاندھی کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو دونوں بھارت جا رہے ہیں۔

○ وزیراعظم نے مسلسل دوسرا دن جی ایچ کیو میں گزارا۔ فوجی تیاریوں سے متعلق ان کو اہم بریفنگ دی گئی۔ وزیراعظم نے فوجی حکام کی طرف سے پیش کی جانے والی آپریشنل اور جنگی صلاحیتوں میں اضافہ کے متعلق بعض سفارشات کی بھی منظوری دے دی۔

○ ساہیوال سے دو طالب علموں کو تاوان ادا کرنے کے لئے اغوا کر لیا گیا ہے۔ ملزموں نے دس لاکھ روپے ادا کرنے اور اپنے خلاف قتل سمیت تمام مقدمات واپس لینے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

○ آئی جے آئی کے "باغی لیڈر" مسٹر زاہد سرفراز نے کہا ہے کہ "جہاز ڈوبنے والا ہے۔ جلد ہی جان چھوٹ جائے گی"

○ شریعت بل سینٹ میں پیش کر دیا گیا ہے۔ بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کے بارے میں تحریک مسترد کر دی گئی۔ باقاعدہ بحث سے پہلے دو دن غور کے لئے دے دیئے گئے ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت فوج اور صدر کی حمایت سے برسر اقتدار آئی ہے انہوں نے کہا کہ حکومت نے بلدیاتی انتخابات میں دھاندلی کا منصوبہ بنا رکھا ہے شریعت بل کے نام پر قوم کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔

○ ۵۔ جون کو پیش ہونے والا صوبہ سرحد کا بجٹ مرکز کے ساتھ بعض معاملات طے نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے سابق وزیراعظم مسٹر راجیو گاندھی کی بم کے حادثے میں موت کے بعد ان کی بیوہ اطالوی نژاد سونیا گاندھی کو اندرا کانگریس کا سربراہ منتخب کر لیا گیا ہے۔ سونیا گاندھی کی عمر ۴۰ سال ہے ان کی سربراہی کا فیصلہ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی نے اتفاق رائے سے کیا۔

○ بھارت کے عام انتخابات کے بقیہ دو مراحل ملتوی کر دیئے گئے ہیں اب یہ انتخابات ۱۲ اور ۱۵ جون کو ہوں گے۔

○ راجیو گاندھی کے قتل کے بعد بھارت میں خونریز ہنگامے شروع ہو گئے سینکڑوں گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ کئی شہروں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ کئی صوبوں میں فوج اور مظاہرین میں تصادم ہو گیا۔

○ راجیو کی میت تین مورتی بھون نامی عمارت میں رکھی گئی ہے۔ جہاں سے ان کی والدہ اور بھائی سنجے کی ارتھی اٹھی تھی۔

○ راجیو گاندھی کی ہلاکت کی تحقیقات کے لئے بھارتی حکومت سپریم کورٹ کے جج پر مشتمل کمیشن مقرر کرے گی۔ بھارت میں راجیو کے قتل کا شبہ تامل باغیوں، سکھ انتہا پسندوں اور کشمیری مجاہدین کے علاوہ پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسیوں پر بھی کیا جا رہا ہے۔ تاہم حتمی طور پر کسی کے خلاف کوئی مواد ابھی تک سامنے نہیں آیا۔

○ راجیو گاندھی کا قتل عالمی سیاست کے لئے نقصان دہ ہے یہ بات امریکی صدر بش نے کہی ہے۔ برطانوی وزیراعظم نے کہا کہ راجیو گاندھی بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ چینی وزیراعظم نے کہا کہ وہ بے مثال سیاستدان اور چینی عوام کے دوست تھے بنگلہ دیش کی وزیراعظم نے کہا کہ وہ جمہوریت کے علم بردار تھے۔ روسی صدر گوربا چوف نے کہا کہ ہمارا دوست قتل ہوا ہے۔

○ جنوبی کوریا کے وزیراعظم مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ لبنان اور شام میں ایک نیا دفاعی سمجھوتہ ہو گیا ہے جس سے اسرائیل کو تشویش ہے۔

اعلان برائے ڈاکٹرز

دفتر مجلس نصرت جہاں کو ایسے ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے جو کم از کم تین سال خدمتِ دین کیلئے وقف کر سکیں نیز ڈینٹل سرجن اور ریڈیالوجسٹ بھی وقف کی درخواست مقامی صدر / امیر کی تصدیق کے ساتھ بھجوا سکتے ہیں۔

سیکرٹری مجلس
نصرت جہاں۔ ربوہ

ضرورت سیکیورٹی گارڈ

نواز آباد فارم میر پور خاص میں سیکیورٹی کیلئے سابق فوجیوں کی ضرورت ہے۔ عمر پچاس سال سے کم ہو۔ معقول تنخواہ اور فیملی رہائش کا انتظام ہوگا۔

خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر لکھیں
مجید احمد طاہر۔ شاہ نواز لمیٹڈ
۱۹۔ ویسٹ وہارف۔ کراچی
پوسٹ بکس نمبر ۴۷۶۶ کراچی

یکم جون ۹۱ء سے لاہور۔ ربوہ

ویگن سروس کا آغاز

احباب کی رائے کو ملحوظ رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل اوقات مقرر کئے گئے ہیں۔

لاری اڈہ ربوہ سے	بوہڑ چوک الحمرا سینما لاہور سے
پہلا ٹائم ۴½ بجے صبح	پہلا ٹائم ۴½ بجے صبح
دوسرا ۵½ ״ ״	دوسرا ۲ بجے بعد دوپہر
تیسرا ۶½ ״ ״	تیسرا ۳ ״ ״
چوتھا ۸ ״ ״	چوتھا ۴ ״ ״
	پانچواں ۶ ״ شام

مینیجر ویگن سروس سٹینڈ۔ ربوہ

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

اعلان گمشدگی

ایک بچی تصور نجیم دختر محمد یار کھرل بعمر دس سال سکنہ موضع ملکہ حاجی نزد سید والا ضلع شیخوپورہ ۱۵۔ مئی ۱۹۹۱ء سے گم ہے۔ بچی کو دماغی عارضہ ہے۔ گلابی رنگ کی وائل کی شلوار قمیص پہنے ہوئے ہے۔ ننگے پاؤں ہے اگر کسی دوست کو ملے تو نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲

داخلہ جاری ہے

کلاسیں صبح و شام بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے
ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)

امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

کلاسیں ۱-۶-۹۱ سے شروع ہونگی